حسن المآب
فی ذکر ابی تراب کرم اللہ وجہہ

(سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ذکرِ جمیل)

تصنیف :

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں اس کی فنی طورپر تصحیح اور تنظیم ہوئی ہے

حسن المآب فی ذکر ابی تراب کرم اللہ وجہہ

(سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ذکرِ جمیل)

تصنیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: حافظ ظہیر احمد الاسنادی

زیرِ اہتمام : فرید ملت (رح) ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ
www.research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اوّل: اگست 2011ء

مَوْلَاي صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰي حَبِيْبِکَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِم
اٰيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَم
(صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلَيْهِ وَ عَلٰي آلِه وَ اَصْحَابِه وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ)

حرف آغاز

مولائے کائنات ابو تراب سیدنا علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی ذاتِ اقدس کسی تعارف کی محتاج نہیں بلکہ خود تعارف آپ کا محتاج ہے۔ علی وہ جو دریائے معرفت کا شناور، کتابِ حق کا مفسر ، علمِ الٰہی کا امین، نفسِ رسول، زوجِ بتول، ابو الحسن اور ابو الحسین، نبی کا راز دان، وصی رسول، باب مدینۃ العلم، غازی بدر و حنین، فاتح خیبر، امام الاولیاء و الصلحاء، امام الثقلین، قائد المتقین اور امیر المؤمنین و المسلمین ہے، علی مولود کعبہ، شہید مسجد اور آیہ رحمت اور سایہ برکت و رافت ہے۔

بارگاہِ رسالت میں حاصل مقام مرتبہ ہی سیدنا علی علیہ السلام کی ایمانی فضیلت اور ذاتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غیر معمولی وابستگی کی دلیل ہے۔ آپ وہ عظیم الصفات شخصیت ہیں کہ آپ کی ذات میں شرفِ صحابیت کے ساتھ ساتھ شرفِ اہلِ بیت بھی جمع کر دیا گیا۔ حضرت علی علیہ السلام کی پرورش و تربیت چونکہ خود معلّم انسانیت اور مربی کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ قبول اسلام سے قبل بھی زمانہ جاہلیت کی آلائشوں، آلودگیوں اور بت پرستی کی نجاستوں سے دور رہے۔ آپ ان شخصیات میں سے ہیں کہ جنہوں نے قبول حق میں ایک لحہ بھی تامّل نہ کیا اور صرف آٹھ یا دس سال کی عمر میں سب سے پہلے قبولِ اسلام اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب سیدہ کائنات حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا تھیں اور مردوں میں سے محبوب تر ان کے شوہر حضرت علی علیہ السلام تھے۔'' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی بیان فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی تمام عرب کا سردار ہے۔''

مولائے کائنات تاجدار اقلیم ولایت سیدنا علی کرم اللہ وجھہ الکریم کی زندگی کا ایک گوشہ آپ کی تمام فضیلتوں پر حاوی ہے کہ آپ کو زوجِ بتول ہونے کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکمِ الٰہی سے آپ کا نکاح سیدہ کائنات فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کیا جس میں چالیس ہزار فرشتوں نے بطور گواہ شمولیت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ کائنات سے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میں نے تمہارا نکاح اپنی امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے؟''

باری تعالیٰ ہمیں ان عظیم منابع علم و ولایت سے اکتسابِ فیض کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے تصدق سے ہمارے ایمان کی بھی حفاظت فرمائے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

یکے از سگانِ اہلِ بیت

(حافظ ظہیر احمد الاِسنادی)

رِیسرچ اسکالر، فریدِ ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

الہ آیات القرآنیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1.(إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا)
(الأحزاب، 33: 33)

’’بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo‘‘

2. (قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى).
(الشوری، 42: 23)

’’فرما دیجئے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت (اور اللہ کی قربت) سے محبت (چاہتا ہوں)۔‘‘

3. (وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا)
(الإنسان، 76: 8)

’’اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوُجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیںo‘‘

4. (الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ)
(البقرۃ، 2: 274)

’’جو لوگ (اللہ کی راہ میں) شب و روز اپنے مال پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں تو ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور (روزِ قیامت) ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے‘‘

5. (وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ آوَواْ وَّنَصَرُواْ أُولَـئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ)
(الأنفال، 8: 74)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (راہِ خدا میں گھر بار اور وطن قربان کر دینے والوں کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی، وہی لوگ حقیقت میں سچے مسلمان ہیں، ان ہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہےo''

1. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضى الله عنه يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 642، الرقم: 3735، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 43، الرقم: 8137، وأحمد بن حنبل في المسند، 4 / 367، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 371، الرقم: 32106، والحاكم في المستدرک، 3 / 147، الرقم: 4663.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حاکم نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضى الله عنه قَالَ: بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَصَلَّي عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّ.لاَثَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 640، الرقم: 3728، والحاكم في المستدرک، 3 / 121، الرقم: 4587، والمناوي في فيض القدير، 4 / 355.

’’ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیر کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

2. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاة وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضى الله عنه فَدَخَلَ مَعَه، ثُمَّ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضى الله عنه فَأَدْخَلَه، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أهل بيت النبي ﷺ ، 4 / 1883، الرقم: 2424، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 370، الرقم: 36102، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 672، الرقم: 1149، وابن راهويه في المسند، 3 / 678، الرقم: 1271، والحاكم في المستدرک، 3 / 159، الرقم: 4707، والبيهقي في السنن الكبرى، 2 / 149.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

3. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَي النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا رضی الله عنهم فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَعَلِيٌّ رضی الله عنه خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَه بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِرْهُمْ تَطْهِيْرًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ نَحْوَهُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰي شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب التفسير، باب ومن سورة الأحزاب، 5 / 351، الرقم: 3205، وأيضًا في كتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت النبي ﷺ، 5 / 663، الرقم: 3787، والحاكم في المستدرک، 3 / 158، الرقم: 4705.

''پروردۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے'' نازل ہوئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسینؑ کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کردے اور انہیں خوب پاک و صاف فرما دے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

4. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُکَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَحْمَدُ.

أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 3 / 47، الرقم: 2641، وأيضًا، 11 / 444، الرقم: 12259، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 669، الرقم: 1141، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 168.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ’’اے محبوب! فرما دیجیے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں۔‘‘ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے یہ کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

5. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ وَ قَدْ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَه عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَه رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : أَمَا تَرْضٰی أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَه وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُه قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ادْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِه أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ [آل عمران، 3 : 61]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 4 / 1871، الرقم: 2404، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 638، الرقم: 3724.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض غزوات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے (مدینہ منورہ میں) چھوڑ دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے

محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ''آپ فرما دیجئے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔'' تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرا کنبہ ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

6. عَنْ جَابِرٍ رضى الله عنه أَنَّ عَلِيًّا رضى الله عنه حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتّٰى صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا. وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلاَّ أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْخَطِيْبُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: قُلْتُ: لَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي رَافِعٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ لٰكِنْ لَمْ يَقُلْ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا. وَقَالَ الْهِنْدِيُّ: حَسَنٌ.

أخرجه ابن أبي أبي شيبة في المصنف، فضائل علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 6 / 374، الرقم: 32139، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، 11 / 324، الرقم: 6142، والبيهقي في دلائل النبوة، 4 / 212، والعسقلاني في لسان الميزان، 4 / 196، الرقم: 521، وأيضًا في فتح الباري، 7 / 478، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 111، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، 2 / 137، وابن هشام في السيرة النبوية، 4 / 306، والهندي في كنز العمال، 13 / 60، الرقم: 36431، والسيوطي في تاريخ الخلفاء / 167.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ (اُکھاڑ کر) اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اُٹھاتے تھے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، خطیب بغدادی، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کی مثال حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جسے امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے لیکن اس میں چالیس آدمیوں کا ذکر نہیں کیا۔ امام متقی ہندی نے اسے حسن کہا ہے۔

7. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضى الله عنه، قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى؟ إِلَّا أَنَّه لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة، 4 / 1602، الرقم: 4154، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان رضى الله عنه، 4 / 1871، 1870، الرقم: 2404، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 638، الرقم: 3724، وأحمد بن حنبل في المسند، 1 / 185، الرقم: 1608، وابن حبان في الصحيح، 15 / 370، الرقم: 6927.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں (اپنا نائب بنا کر) چھوڑا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

8. عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضى الله عنه: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسْمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلاَّ مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل علي أن حب الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، 1 / 86، الرقم: 78، وابن حبان في الصحيح، 15 / 367، الرقم: 6924، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 47، الرقم: 8153، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 365، الرقم: 32064، وأبو يعلى في المسند، 1 / 250، الرقم: 291، والبزار في المسند، 2 / 182، الرقم: 560، وابن أبي عاصم في السنة، 2 / 598، الرقم: 1325.

’’حضرت زِر (بن حبیش) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اگائے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا! حضور نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

9. عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّکَ إِلاَّ مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُکَ إِلاَّ مُنَافِقٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 643، الرقم: 3736.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا: (اے علی!) مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰی وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 635، الرقم: 3717، وأبو يعلى في المسند، 12 / 362، الرقم: 6931، والطبراني في المعجم الكبير، 23 / 375، الرقم: 886.

''حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کوئی منافق علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔''

اسے امام ترمذی، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

11. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضى الله عنه قَالَ: إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضى الله عنه.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 635، الرقم: 3717، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 579، الرقم: 979، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 6 / 295، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 285. 286.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

12. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ . . . أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَكَّ شُعْبَةُ). . . عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ رَوَي شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 633، الرقم: 3713، والطبراني في المعجم الكبير، 5 / 195، 204، الرقم:5071، 5096.

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه الحاكم في المستدرك، 3 / 134، الرقم: 4652، والطبراني في المعجم الكبير، 12 / 78، الرقم: 12593، وابن أبي عاصم في السنة / 602، الرقم: 1359، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، 12 / 343، وابن كثير في البداية والنهاية، 5 / 451، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 45 / 77، 144، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 108.

وَقَد رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أيضًا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضى الله عنه فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أخرجه ابن أبي عاصم في السنة / 602، الرقم: 1355، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 366، الرقم: 32072.

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ ايُوْبِ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ فِي الْكُتُبِ الآتِيَةِ:

أخرجه ابن أبي عاصم في السنة / 602، الرقم: 1354، والطبراني في المعجم الكبير، 4 / 173، الرقم: 4052، والطبراني في المعجم الأوسط، 1 / 229، الرقم: 348.

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه عبد الرزاق في المصنف، 11 / 225، الرقم: 20388، والطبراني في المعجم الصغير، 1 / 71، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 143، وابن أبي عاصم في السنة / 601، الرقم: 1353، وابن كثير في البداية والنهاية، 5 / 457.

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرَثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 19 / 252، الرقم: 646، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 177، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 106.

’’حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ، سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابو سریحہ۔ ۔ ۔ یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما۔ ۔ ۔ سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابو عبد اللہ سے، اُنہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

13. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، في رواية طويلة: إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِي: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 632، الرقم: 3712، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 132، الرقم: 8474، وأحمد بن حنبل في المسند، 1 / 330، الرقم: 3062، وابن حبان في الصحيح، 15 / 373، الرقم: 6929، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 372. 373، الرقم: 32121، وأبو يعلى في المسند، 1 / 293، الرقم: 355، والحاكم في المستدرك، 3 / 119، الرقم: 4579، والطبراني في المعجم الكبير، 18 / 128، الرقم: 265.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

14. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضى الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، إِلاَّ أَنَّه لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَه.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في فضائل أصحاب رسول الله ﷺ ، 1 / 45، الرقم: 121، والنسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضى الله عنه / 32. 33، الرقم: 91.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (غزوہ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے خصائص علی بن ابی طالب میں روایت کیا ہے۔

15. عَنْ بُرَيْدَةَ رضى الله عنه، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَة، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اﷲِ ﷺ ذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُه، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اﷲِ ﷺ يَتَغَيَرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اﷲِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5 / 347، الرقم: 22995، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 130، الرقم: 8465، وابن أبي شيبة في المصنف، 12 / 84، الرقم: 12181، والحاكم في المستدرک، 3 / 110، الرقم: 4578.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی تنقیص کی تو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

16. عَنْ عَمَرٍو ذِي مُرٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي اﷲ عنهما قَالَا: خَطَبَ رَسُوْلُ اﷲِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 5 / 192، الرقم: 5059، والنسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضى الله عنه / 100. 101، الرقم: 96، وابن كثير في البداية والنهاية، 4 / 170، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 104، 106.

’’عمرو ذی مر اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔‘‘

اس حدیث کوامام طبرانی اور نسائی نے خصائص میں روایت کیا ہے۔

17. عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى سَهلِ بْنِ سَعْدٍ رضى الله عنه فَقَالَ: هٰذَا فُ. لَانٌ لِأَمِيْرِ الْمَدِيْنَةِ يَدْعُوْ عَلِيًّا رضى الله عنه عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ: فَيَقُوْلُ مَاذَا؟ قَالَ: يَقُوْلُ لَه: أَبُوْ تُرَابٍ. فَضَحِکَ. قَالَ: وَاللهِ، مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ وَمَا کَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب القرشي الهاشمي رضى الله عنه، 3 / 1358، الرقم: 3500، وأيضًا في کتاب الأدب، باب التکني بأبي تراب وإن کانت له کنية أخري، 5 / 2291، الرقم: 5851، ومسلم في الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل على بن أبي طالب رضى الله عنه، 4 / 1874، الرقم: 2409.

’’حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ فلاں شخص امیر مدینہ حضرت علی کو منبر پر بیٹھ کر برا بھلا کہتا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: آخر وہ کہتا کیا ہے؟ اس نے کہا کہ وہ انہیں ابو تراب کہتا ہے۔ آپ یہ سن کر ہنس پڑے اور فرمایا: خدا کی قسم! ان کا یہ نام تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا ہے اور خود انہیں کوئی نام اس نام سے زیادہ محبوب نہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

18. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضى الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ، قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُه ثِقَاتٌ.

أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 10 / 156، رقم: 10305، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 129، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 204، والمناوي في فيض القدير، 2 / 215.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیاہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔

وفي رواية: قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (عبد الله بن أحمد بن محمّد بن حنبل): وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي (أحمد بن محمّد بن حنبل) بِخَطِّ يَدِه، فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: أَوَ مَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُکِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُه ثِقَاتٌ.

أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5 / 26، الرقم: 20322، وعبد الرزاق في المصنف، 5 / 490، الرقم: 9783، والطبراني في المعجم الكبير، 20 / 229، الرقم: 538، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 126، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 101.

''ایک روایت میں حضرت ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل) بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن محمد بن حنبل) کی کتاب میں ان کے ہاتھ کی لکھی تحریر میں یہ (الفاظ) پائے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میں نے تمہارا نکاح اپنی امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔

19. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاه، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّه، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَا انْتَجَيْتُه وَلٰكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 639، الرقم: 3726، وابن أبي عاصم في السنة، 2 / 598، الرقم: 1321، والطبراني في المعجم الكبير، 2 / 186، الرقم: 1756.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ طائف کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے نہیں کی، بلکہ خود اللہ نے اس سے سرگوشی کی ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

20. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنَبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُکَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدَ: مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُباً غَيْرِي وَغَيْرُکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلٰى، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 639، الرقم: 3727، والبزار في المسند، 4 / 36، الرقم: 1197، وأبو يعلى في المسند، 2 / 311، الرقم: 1042، والبيهقي في السنن الكبرى، 7 / 65، الرقم: 13181.

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد کو بطور راستہ استعمال کرنا ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

21. عَنْ أُمِّ عَطِيَةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 643، الرقم: 3737، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 609، الرقم: 1039، والطبراني في المعجم الكبير، 25 / 68، الرقم: 168، وأيضًا في المعجم الأوسط، 3 / 48، الرقم: 2432.

''حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے: یااللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک تو مجھے علی کو (خیر و عافیت سے) نہ دکھا دے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

22. عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رضى الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 636، الرقم: 3719، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 1 / 44، الرقم: 119، وأحمد بن حنبل في المسند، 4 / 165، الرقم: 17545. 17546، وأيضًا في فضائل الصحابة، 2 / 599، الرقم: 1023، والنسائي في خصائص علي رضى الله عنه / 91، الرقم: 74، وأيضًا في فضائل الصحابة / 15، الرقم: 44، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 366، الرقم: 32071، وأيضًا في المسند، 2 / 342، الرقم: 844.

''حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و پیمان میں) میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کر سکتا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

23. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: آخٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِه فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِکَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ. فَقَالَ لَه رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 5 / 636، الرقم: 3720، والحاکم في المستدرک، 3 / 15، الرقم: 4288، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42، الرقم: 51، والنووي في تهذيب الأسماء، 1 / 318.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار و مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: (اے علی!) تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔‘‘

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

24. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه: کُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَانِي، وَإِذَا سَکَتُّ ابْتَدَأَنِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 5 / 637، 640، الرقم: 3722، 3729، والنسائي في السنن الکبری، 5 / 142، الرقم: 8504، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 366، الرقم: 32070، والحاکم في المستدرک، 3 / 135، الرقم: 4630، والمقدسي في الأحاديث المختارة، 2 / 235، الرقم: 614.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن ہند جملی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی مجھ سے ہی ابتداء فرماتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

25. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه، قَالَ: کَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَيْکَ يَأْکُلُ مَعِيَ هٰذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَأَکَلَ مَعَه.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 636، الرقم: 3721، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 107، الرقم: 8398، والحاكم في المستدرك، 3 / 141، الرقم: 4650، والطبراني في المعجم الأوسط، 9 / 146، الرقم: 9372، والبزار في المسند، 9 / 287، الرقم: 3841، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، 3 / 454.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: یااللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

26. عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّمِيْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَسَأَلْتُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب فضل فاطمة بنت محمد ﷺ ، 5 / 701، الرقم: 3874، والحاكم في المستدرك، 3 / 171، الرقم: 4744، والطبراني في المعجم الكبير، 22 / 403، الرقم: 1008، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 263، والمزي في تهذيب الكمال، 4 / 512، الرقم: 906، وقال: حسن غريب.

’’حضرت جمیع بن عمیر تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان سے پوچھا: لوگوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ آپ نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ پھر کہا گیا: اور مردوں میں سے (کون سب سے زیادہ محبوب تھا)؟ آپ نے فرمایا: ان کے شوہر اگرچہ مجھے ان کا زیادہ روزے رکھنا اور زیادہ قیام کرنا معلوم نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

27. عَنْ بُرَيْدَةَ رضى الله عنه قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب فضل فاطمة بنت محمد ﷺ ، 5 / 698، الرقم: 3868، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 140، الرقم: 8498، وأيضًا في خصائص علي رضى الله عنه / 128، الرقم: 113، والحاكم في المستدرک، 3 / 168، الرقم: 4735، والطبراني في المعجم الأوسط، 7 / 199، الرقم: 7262.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

28. عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 637، الرقم: 3723، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 634، الرقم: 1081، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 1 / 64، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، 11 / 203.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

29. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ . وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الحاكم في المستدرک، كتاب معرفة الصحابة، ذكر إسلام أمير المؤمنين علي رضى الله عنه، 3 / 137، الرقم: 4637، والديلمي في مسند الفردوس، 1 / 44، الرقم: 106.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لهذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔''

اس حدیث کوامام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه قَالَ: وَاللهِ، مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَأَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلٰى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَلِسَانًا طَلْقًا. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، 1 / 68، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 2 / 338.

’’ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے، کس جگہ اور کس پر نازل ہوئی۔ بے شک میرے رب نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔‘‘

اسے امام ابونعیم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

30. عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضى الله عنه يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَه: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ. وزاد أحمد: فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ أَبَدًا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰي. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الضحايا، باب الأضحية عن الميت، 3 / 94، الرقم: 2790، وأحمد بن حنبل في المسند، 1 / 107، 149. 150، الرقم: 843، 1278، 1285، وأبو يعلى في المسند، 1 / 355، الرقم: 459، والحاكم في المستدرک، 4 / 255، الرقم: 7556، والبيهقي في السنن الكبرى، 9 / 288، الرقم: 18970.

’’حضرت حنش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کیا کروں، لہٰذا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کرتا ہوں۔‘‘ امام احمد نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: لہٰذا میں ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کرتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

31. عَنْ عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ لِي: أَ يُسَبُّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللهِ، أَوْ سُبْحَانَ اللهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُه رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

أخرجه النسائي في السنن الكبرى، 5 / 133، الرقم: 8476، وأحمد بن حنبل في المسند، 6 / 323، الرقم: 26791، وأيضًا في فضائل الصحابة، 2 / 594، الرقم: 1011، والحاكم في المستدرک، 3 / 130، الرقم: 4615، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 130، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 266.

’’حضرت عبد اللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے فرمایا: کیا تم لوگوں میں حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی پناہ یا اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

32. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضى الله عنه قَالَ: اشْتَكٰى عَلِيًّا النَّاسُ. قَالَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْنَا خَطِيْبًا، فَسَمِعْتُه يَقُوْلُ: أَيُهَا النَّاسُ، لَا تَشْكُوْا عَلِيًّا، فَوَاللهِ، إِنَّه لَأَخْشَنُ فِي ذَاتِ اللهِ، أَوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 3 / 86، الرقم: 11835، وأيضًا في فضائل الصحابة، 2 / 679، الرقم: 1161، والحاكم في المستدرک، 3 / 144، الرقم: 4654، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 1 / 68، وابن عبد البر في الاستيعاب، 4 / 1857، الرقم: 3364.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ سو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کویہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں یا اللہ کے راستہ میںبہت سخت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابو نعیم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

33. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَنَّ النبي ﷺ كَانَ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِيْ أَحَدٌ مِنَّا يُكَلِّمه غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضى الله عنه.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة ث، ذکر أسلام أمير المؤمنين علي رضى الله عنه، 3 / 141، الرقم: 4647، والطبراني في المعجم الأوسط، 4 / 318، الرقم: 4314، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 9 / 227، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 116.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہمکلام ہونے کی جرات نہ ہوتی تھی سوائے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

34. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيْبُکَ حَبِيْبِي، وَحَبِيْبِي، حَبِيْبُ اللهِ، وَعَدُوُّکَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي، عَدُوُّ اللهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُه ثِقَاتٌ.

34: أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، ذکر إسلام أمير المؤمنين علي رضى الله عنه، 3 / 138، الرقم: 4640، والديلمي في مسند الفردوس، 5 / 325، الرقم: 8325، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 133.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا: اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے۔ اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ اور اس کے لیے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: شیخین کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

35. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: طُوْبٰی لِمَنْ أَحَبَّکَ وَصَدَّقَ فِيْکَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَکَذَّبَ فِيْکَ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَأَبُوْ يَعْلٰی وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الحاکم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، ذکر إسلام أمير المؤمنين علي رضى الله عنه، 3 / 145، الرقم: 4657، وأبو يعلى في المسند، 3 / 178. 179، الرقم: 1602، والطبراني في المعجم الأوسط، 2 / 337، الرقم: 2157.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے فرماتے ہوئے سنا: (اے علی!) مبارکباد ہو اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے۔ اور ہلاکت ہو اس کے لیے جو تجھ سے بغض رکھتاہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

36. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا سَيدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الحاکم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة ث، 3 / 133، الرقم: 4625، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 305، والسخاوي في مقاصد الحسنة، 1 / 394، الرقم: 578، وقال: صحيح.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں (تمام) اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی (تمام) عرب کا سردار ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اُدْعُوْا لِي سَيدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَسْتَ سَيدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيدُ الْعَرَبِ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة ث، 3 / 134، الرقم: 4626، والطبراني (عن أنس رضی الله عنه) في المعجم الکبير، 3 / 88، الرقم: 2749، وأيضًا في المعجم الأوسط، 2 / 127، الرقم: 1468، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 1 / 63.

’’ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں (تمام) اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی (تمام) عرب کا سردار ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

37. عَنْ عَبْدِ اﷲِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ ﷺ : اَلنَّظَرُ إِلٰی وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَشَوَاهِدُه عَنْ عَبْدِ اﷲِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه صَحِيْحَةٌ.

وفي رواية عنه: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ ﷺ : اَلنَّظَرُ إِلٰی عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه، وَأَيضًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ ﷺ : اَلنَّظَرُ إِلٰی وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

37: أخرجه الحاکم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة ث، 3 / 152، الرقم: 4682، والطبراني في المعجم الکبير، 10 / 76، الرقم: 10006، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 5 / 58، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 119، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 351، 353، 355، والديلمي (عن معاذ بن جبل رضی الله عنه) في مسند الفردوس، 4 / 294، الرقم: 6865.

’’حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی اس کے شواہد صحیح ہیں۔

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ طَلِيْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضى الله عنه يُحِدُّ النَّظَرَ إِلٰى عَلِيٍّ رضى الله عنه فَقِيْلَ لَه، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلنَّظَرُ إِلٰى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

عَنْ ثَوْبَانَ رضى الله عنه، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اَلنَّظَرُ إِلٰي عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 18 / 109، الرقم: 207، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 109، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 355.

’’ایک روایت میں حضرت طلیق بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا (کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟) انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يُكْثِرُ النَّظَرَ إِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَه: يَا أَبَتِ، أَرَاکَ تُكْثِرُ النَّظَرَ إِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلنَّظَرُ إِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

وفي رواية: عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةِ ابْنَةِ الصِّدِّيْقِ، حَبِيْبَةِ حَبِيْبِ اللهِ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي: إِنِّي أَرَاکَ تُطِيْلُ النَّظَرَ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالَ لِي: يَا بُنَيَّةُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلنَّظَرُ فِي وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلنَّظَرُ إِلٰى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 355، 350، والزمخشري في مختصر كتاب الموافقة / 14.

’’ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ سو میں نے ان سے پوچھا: اے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ

آپ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں ؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

ایک روایت میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق، حبیبہ، حبیب اللہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا: بے شک میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے)؟ تو انہوں نے فرمایا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: علی کے چہرے کی تکنا عبادت ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي االله عنها يَقُوْلُ: رَجَعَ عُثْمَانُ إِلٰى عَلِيٍّ فَسَأَلَهُ الْمَصِيْرَ إِلَيْهِ فَصَارَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ يُحِدُّ النَّظَرَ إِلَيْهِ. فَقَالَ لَه عَلِيٌّ: مَا لَکَ يَا عُثْمَانُ، مَا لَکَ تُحِدُّ النَّظَرَ إِلَيَّ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلنَّظَرُ إِلٰى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.

أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 350.

''ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، کی طرف آئے اور انہیں اپنے پاس آنے کے لیے کہا، سو (جب) حضرت علی رضی اللہ عنہ، ان کے پاس آئے تو وہ انہیں لگاتار (بغیر نظر ہٹائے) دیکھنے لگے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے عثمان! کیا ہوا؟ کیا وجہ ہے کہ آپ مجھے اس طرح مسلسل نگاہ جمائے دیکھ رہے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَثَلُ عَلِيٍّ فِيْکُمْ أَوْ قَالَ فِي هٰذِهِ الأُمَّةِ کَمَثَلِ الْکَعْبَةِ الْمَسْتُوْرَةِ النَّظَرُ إِلَيْهَا عِبَادَةٌ، وَالْحَجُّ إِلَيْهَا فَرِيْضَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.

أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 356.

’’ایک روایت میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کی مثال تمہارے درمیان یا فرمایا: اس امت میں غلاف والے کعبہ کی سی ہے۔ اس کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور اس کی طرف حج کرنا فرض ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي االله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ االلهِ ﷺ : ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، 2 / 244، الرقم: 1351، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 356.

’’ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کا ذکر کرنا عبادت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

38. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي االله عنها، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ االلهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الحاكم في المستدرک، كتاب معرفة الصحابة ث، 3 / 134، الرقم: 4628، والطبراني في المعجم الأوسط، 5 / 135، الرقم: 4880، وأيضًا في المعجم الصغير، 2 / 28، الرقم: 720، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 134.

’’حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرماتے: علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر (اکھٹے) آئیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

39. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ االلهِ رضي االله عنهما، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ االلهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰى، وَأَنَا وَأَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ االلهِ ﷺ : ﴿ وَجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ﴾ (الرعد، 13: 4).

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الحاكم في المستدرک، كتاب معرفة الصحابة ث، 2 / 263، الرقم: 2949، والطبراني في المعجم الأوسط، 4 / 263، الرقم : 4150، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، 1 / 49، والديلمي في مسند الفردوس، 4 / 303، الرقم: 6888، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 64، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 100.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: اے علی! لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور تم ایک ہی نسب سے ہیں۔ پھر آپ نے (سورہ رعد کی اس آیہ مبارکہ کی) تلاوت فرمائی: ’’اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجور کے درخت ہیں، جھنڈدار اور بغیر جھنڈ کے، ان (سب) کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

40. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُوْحِيَ إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثٌ: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة ث، 3 / 148، الرقم: 4668، والطبراني في المعجم الصغير، 2 / 192، الرقم: 1012، وأبو نعيم في تاريخ أصبهان، 2 / 200، الرقم: 1454، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، 1 / 185، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 4 / 303.

’’حضرت عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری طرف علی کے بارے میں تین باتوں کی وحی کی گئی: بے شک وہ (علی) مسلمانوں کا سردار ہے۔ اور متقین کا امام ہے اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کا قائد ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

41. عَنْ هُبَيْرَةَ خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی الله عنه فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلاَ يُدْرِكُهُ الآخِرُوْنَ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَبْعَثُه بالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِينِه، وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِه، لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يُفْتَحَ لَه.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِاخْتِصَارٍ كَثِيْرٍ وَإِسْنَادُ أَحْمَدَ وَبَعْضُ طُرُقِ الْبَزَّارِ وَالطَّبَرَانِيِّ فِي الْكَبِيْرِ حِسَانٌ.

أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 199، الرقم: 1719. 1720، وأيضًا في فضائل الصحابة، 2 / 600، الرقم: 1026، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 112، الرقم: 8408، وابن حبان في الصحيح، 15 / 383، الرقم: 6936، وأيضًا في الثقات، 2 / 303. 304، وابن أبي شيبة فيالمصنف، 6 / 369، 371، الرقم: 32094، 32110، والحاكم في المستدرك، 3 / 188، الرقم: 4802، والطبراني في المعجم الكبير، 3 / 79. 80، الرقم: 2719، 2724، وأيضًا في المعجم الأوسط، 2 / 336، الرقم: 2155، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 146.

’’حضرت ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہو گئی ہے جن سے نہ تو گذشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پہنچ

سکیں گے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ا ن کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجا کرتے تھے اور جبرائیل علیہ السلام آپ کی دائیں طرف اور میکائیل علیہ السلام آپ کی بائیں طرف ہوتے تھے اورآپ کو فتح عطا ہونے تک وہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو احمد، نسائی، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد نے بہت مختصراً بیان کیا اور امام احمد کی اسناد، اور بزار کے بعض طرق اور طبرانی کی الکبیر کی اسناد حسن ہیں۔

مصادر التخریج

1- القرآن الحکیم.

2- احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (164.241ھ / 780.855ء). المسند. بیروت، لبنان: المکتب الاسلامي، 1398ھ / 1978ء.

3- ابن اسحاق، اسماعیل الجهضمي القاضي المالکي (199.282ھ). فضل الصلاۃ علي النبي صلي الله علیه وآله وسلم . بیروت، لبنان: المکتب الاسلامي، 1397ھ.

4- بخاري، ابو عبد الله محمد بن إسماعیل بن إبراهیم بن مغیره (194.256ھ / 810.870ء). الأدب المفرد. بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیه، 1409ھ / 1989ء.

5- بخاري، ابو عبد الله محمد بن إسماعیل بن إبراهیم بن مغیره (194.256ھ / 810. 870ء). التاریخ الکبیر. بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیه.

6- بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن مغیره (194.256ھ / 810. 870ء). الصحیح. بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، 1401ھ / 1981ء.

7- بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (210.292ھ / 825.905ء). المسند بیروت، لبنان: 1409ھ.

8- بیهقي، ابو بکر احمد بن حسین بن علي بن عبد الله بن موسي (384.458ھ / 994.1066ء). دلائل النبوۃ. بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیه، 1405ھ / 1985ء.

9- بیهقي، ابو بکر احمد بن حسین بن علي بن عبد الله بن موسي (384.458ھ / 994.1066ء). السنن الصغري. مدینه منوره، سعودي عرب: مکتبة الدار، 1410ھ / 1989ء.

10- بیهقي، ابو بکر احمد بن حسین بن علي بن عبد الله بن موسي (384.458ھ / 994.1066ء). السنن الکبري. مکه مکرمه، سعودي عرب: مکتبه دار الباز، 1414ھ / 1994ء.

11- بیهقي، ابو بکر احمد بن حسین بن علي بن عبد الله بن موسي (384.458ھ / 994.1066ء). شعب الإیمان. بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیه، 1410ھ / 1990ء.

12- ترمذي، ابو عیسي محمد بن عیسي بن سوره بن موسي بن ضحاک سلمي (210.279ھ / 825.892ء). السنن. بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامي، 1998ء.

13- ابن جعد، ابو الحسن علي بن جعد بن عبید هاشمي (133.230ھ / 750.845ء). المسند. بیروت، لبنان: مؤسسه نادر، 1410ھ / 1990ء.

14 حارث، ابن ابي اسامه (186.282ھ). بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث. مدینه منوره، سعودي عرب: مرکز خدمة السنة والسیرۃ النبویه، 1413ھ / 1992ء.

15- حاکم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (321.405ھ / 933.1014ء). المستدرک علي الصحیحین. مکه، سعودي عرب: دار الباز للنشر و التوزیع.

16 - ابن ابي حاتم، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس بن مهران الرازي التمیمي، ابو محمد (240. 327ھ). علل الحدیث. بیروت، لبنان: دار المعرفة، 1405ھ.

17 - ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (270.354ھ / 884.965ء). الصحیح. بیروت، لبنان: مؤسسة الرساله، 1414ھ / 1993ء.

18 - ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد کناني (773.852ھ / 1372. 1449ء). الإصابة في تمییز الصحابة. بیروت، لبنان: دار الجیل، 1412ھ / 1992ء.

19- ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد کناني (773.852ھ / 1372.1449ء). فتح الباري شرح صحیح البخاري. لاهور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیه، 1401ھ / 1981ء.

20- ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن علي بن احمد كناني (773. 852هـ / 1372.1449ء). لسان الميزان. بيروت، لبنان، مؤسسة الأعلمي المطبوعات، 1406هـ / 1986ء.

21- ابن حيان، ابو محمد عبدالله بن محمد بن جعفر بن محمد انصاري اصبهاني (274. 369هـ). العظمة. رياض، سعودي عرب: دار العاصمة، 1408هـ.

22- ابن خزيمه، ابو بكر محمد بن اسحاق (223.311هـ / 838.924ء). الصحيح. بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، 1390هـ / 1970ء.

23- خطيب بغدادي، ابوبكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (392. 463هـ / 1002.1071ء). تاريخ بغداد. بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه.

24- خطيب بغدادي، ابوبكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (392. 463هـ / 1002.1071ء). شرف أصحاب الحديث . انقره، تركي : دار إحياء السنة النبويه.

25- دار قطني، ابو الحسن علي بن عمر بن احمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (306. 385هـ / 918.995ء). السنن. بيروت، لبنان: دار المعرفه، 1386هـ / 1966ء.

26- دارمي، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (181.255هـ / 797.869ء). السنن. بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، 1407هـ.

27- ابو داود، سليمان بن أشعث سبحستاني (202.275هـ / 817.889ء). السنن. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1414هـ / 1994ء.

28- ديلمي، ابو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه الهمذاني (445.509هـ / 1053.1115ء). مسند الفردوس. بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، 1406هـ / 1986ء.

29- ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد (673.748هـ). ميزان الاعتدال في نقد الرجال. بيروت، لبنان، دارالكتب العلميه، 1995ء.

30- ابن راهويه، ابو يعقوب إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم بن عبدالله (161.237هـ / 778.851ء). المسند. مدينه منوره، سعودي عرب: مكتبة الايمان، 1412هـ / 1991ء.

31- روياني، ابو بكر محمد بن هارون الروياني (307هـ). المسند. قاهره، مصر: مؤسسه قرطبه، 1416هـ.

32- سبكي، تقي الدين ابو الحسن علي بن عبد الكافي بن علي بن تمام بن يوسف بن موسي بن تمام أنصاري (683.756هـ / 1284.1355ء). شفاء السقام في زيارة خير الأنام. حيدر آباد، بھارت: دائره معارف نظاميه، 1315هـ.

33- سخاوي، ابو عبدالله محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابي بكر بن عثمان بن محمد (831.902هـ / 1428.1497ء). القول البديع في الصلاة علي الحبيب الشفيع. مدينه منوره، سعودي عرب: المكتبة العلميه، 1397هـ / 1977ء.

34- ابن السري، هناد الكوفي (152.243هـ). الزهد. كويت: دار الخلفاء للكتاب، 1406هـ.

35- ابن سعد، ابو عبد الله محمد (168.230هـ / 784.845ء). الطبقات الكبري. بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعه و النشر، 1398هـ / 1978ء.

36- ابن السُنّي،احمد بن محمد الدينوري (284.364هـ). عمل اليوم والليلة. بيروت، لبنان: دار ابن حزم، 1425هـ / 2004ء.

37- سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابي بكر بن محمد بن ابي بكر بن عثمان (849.911هـ / 1445.1505ء). الدر المنثور في التّفسير بالمأثور. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1993ء.

38- شاشي، ابو سعيد هيثم بن كليب بن شريح (335هـ / 946ء). المسند. مدينه منوره، سعودي عرب: مكتبة العلوم و الحكم، 1410هـ.

39- شوكاني، محمد بن علي بن محمد (م1255هـ). نيل الأوطار شرح منتقي الأخبار. بيروت، لبنان: دار الجيل، 1973ء.

40- ابن ابي شيبه، ابو بكر عبد الله بن محمّد بن إبراهيم بن عثمان كوفي (159.235هـ / 776.849ء). المصنف. رياض، سعودي عرب: مكتبة الرشد، 1409هـ.

41- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260.360هـ / 873.970ء). كتاب الدعاء. بيروت، لبنان: دارالكتب العلمية 1421هـ / 2001ء.

42- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260.360هـ / 873.971ء). مسند الشاميين. بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، 1405هـ / 1984ء.

43- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260.360هـ / 873.970ء). المعجم الأوسط. قاهره، مصر: دار الحرمين، 1415هـ.

44- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260.360هـ / 873.970ء). المعجم الصغير. بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، 1405هـ / 1985ء

45- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260.360هـ / 873.971ء). المعجم الكبير. موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديثه.

46- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260.360هـ / 873.971ء). المعجم الكبير. قاهره، مصر: مكتبه ابن تيميه.

47- طيالسي، ابو داود سليمان بن داود جارود (133.204هـ / 751.819ء). المسند. بيروت، لبنان: دار المعرفه.

48- ابن ابي عاصم، ابو بكر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شيباني (206.287هـ / 822.900ء). الآحاد والمثاني. رياض، سعودي عرب: دار الرايه، 1411هـ / 1991ء.

49- ابن ابي عاصم، ابو بكر بن عمرو بن ضحّاكبن مخلد شيباني (206.287هـ / 822.900ء). السنة. بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، 1400هـ.

50- عبد بن حميد، ابو محمّد بن نصر الكسي (249هـ / 863ء). المسند. قاهره، مصر: مكتبة السنه، 1408هـ / 1988ء.

51- عبد الرزاق، ابو بكر بن همام بن نافع صنعاني (126.211هـ / 744.826ء). المصنف. بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، 1403هـ.

52- عجلوني، ابو الفداء اسماعيل بن محمّد جراحي (1087.1162هـ / 1676. 1749ء). كشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث علي ألسنة الناس. بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، 1405هـ / 1985ء.

53- ابن عدي، عبد الله بن عدي بن عبد الله بن محمّد ابو احمد الجرجاني (277. 365هـ). الكامل في ضعفاء الرجال. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1409هـ / 1988ء.

54- ابن عساكر، ابو قاسم علي بن الحسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشقي الشافعي (499.571هـ / 1105.1176ء). تاريخ دمشق الكبير المعروف ب.: تاريخ ابن عساكر. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1995ء.

55- ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيشاپوري (230.316هـ / 845.928ء). المسند. بيروت، لبنان: دار المعرفه، 1998ء.

56- فسوي، ابو يوسف يعقوب بن سفيان (277هـ). المعرفة والتاريخ. بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، 1419هـ / 1999ء.

57- ابن قانع، عبد الباقي (265.351هـ). معجم الصحابة. مدينه منوره، مكتبة الغرباء الاثرية، 1418هـ.

58- ابن قتيبه، عبد الله بن مسلم بن قتيبه ابو محمّد الدينوري (213.276هـ). تأويل مختلف الحديث. بيروت، لبنان: دار الجليل، 1393هـ / 1972ء.

59- قزويني، عبدالكريم بن محمّد الرافعي. التدوين في أخبار قزوين. بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، 1987ء.

60- ابن قيم، ابو عبدالله محمّد بن ابي بكر ايوب الزرعي (691.751هـ). جلاء الأفهام في فضل الصلاة علي محمّد خير الأنام صلي الله عليه وآله وسلم . كويت: دار العروبه، 1407هـ / 1987ء.

61- ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروي (701.774هـ / 1301.1373ء). تفسیر القرآن العظیم. بیروت، لبنان: دار الفکر، 1401هـ.

62 - کناني، احمد بن ابي بکر بن إسماعیل (762.840هـ). مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه. بیروت، لبنان، دارالعربیة، 1403هـ.

62- ابن ماجه، ابو عبد االله مُحَمَّد بن یزید قزویني (209.273هـ / 824.887ء). السنن. بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیه، 1419هـ / 1998ء.

63- مالک، ابن انس بن مالکص بن ابي عامر بن عمرو بن حارث أصبحي (93. 179هـ / 712.795ء). الموطأ. بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربي، 1406هـ / 1985ء.

64- ابن مبارک، ابو عبد الرحمن عبد الله بن واضح مروزي (118.181هـ / 736.798ء).کتاب الزهد. بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیه.

65- مزي، ابو الحجاج یوسف بن زکي عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علي (654.742هـ / 1256.1341ء). تهذیب الکمال. بیروت، لبنان: مؤسسة الرساله، 1400هـ / 1980ء.

66- مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیري النیسابوري (206.261هـ / 821. 875ء). الصحیح. بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربي.

67- مقدسي، عبد الغني بن عبد الواحد بن علي المقدسي، أبو مُحَمَّد (541.600هـ). الأحادیث المختارة. مکه المکرمه، سعودي عرب: مکتبة النهضة الحدیثیه، 1410هـ / 1990ء.

68- مقدسي، عبد الغني بن عبد الواحد بن علي، أبو مُحَمَّد (541.600هـ). الترغیب في الدعاء. بیروت، لبنان: دار ابن حزم، 1416هـ / 1995ء.

69- مقدسي، مُحَمَّد بن عبد الواحد حنبلي (643هـ). فضائل الأعمال . قاهره ، مصر.

70- مناوي، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علي (952.1031هـ / 1545.1621ء). فیض القدیر شرح الجامع الصغیر. مصر: مکتبه تجاریه کبري، 1356هـ.

71- منذري، ابو مُحَمَّد عبد العظیم بن عبد القوي بن عبد الله بن سلامه بن سعد (581. 656هـ / 1185.1258ء). الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف. بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیه، 1417هـ.

72- نسائي، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب (215.303هـ / 830.915ء). السنن. حلب، شام: مکتب المطبوعات، 1406هـ / 1986ء.

73- نسائي، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمن (215.303هـ / 830.915ء). السنن الکبري. بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیه، 1411هـ / 1991ء.

74- ابو نعیم، احمد بن عبد الله بن احمد بن إسحاق بن موسي بن مهران أصبهاني (336. 430هـ / 948.1038ء). حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء. بیروت، لبنان: دار الکتاب العربي، 1405هـ / 1985ء.

75- ابو نعیم، احمد بن عبد الله بن احمد بن إسحاق بن موسي بن مهران أصبهاني (336. 430هـ / 948.1038ء). دلائل النبوة. حیدر آباد، بھارت: مجلس دائره معارف عثمانیه، 1369هـ / 1950ء.

76- نووي، ابو زکریا، یحیي بن شرف بن مري بن حسن بن حسین بن مُحَمَّد بن جمعه بن حزام (631.677هـ / 1233.1278ء). الأزکار من کلام سید الأبرار. بیروت، لبنان: المکتبة العصریه، 1423هـ / 2003ء.

77- نووي، ابو زکریا، یحیي بن شرف بن مري بن حسن بن حسین بن مُحَمَّد بن جمعه بن حزام (631.677هـ / 1233.1278ء). ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین صلي الله علیه وآله وسلم . بیروت، لبنان: دار الخیر، 1412هـ / 1991ء.

78- وادیاشي، مُحَمَّد بن علي بن احمد اندلسي (723.804هـ). تحفة المحتاج إلي أدلة المنهاج. مکة المکرمه، سعودي عرب: دار حراء، 1406هـ.

79- ابن همام، محمّد بن محمّد بن علي بن راجي الله بن سرايا بن داود (677.745هـ). سلاح المؤمن في الدعاء. بيروت، لبنان: دار ابن كثير، 1414هـ / 1993ء.

80 - هيثمي، نور الدين ابو الحسن علي بن ابي بكر بن سليمان (735.807هـ / 1335. 1405ء). مجمع الزوائد. قاهره، مصر: دار الريان للتراث + بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، 1407هـ / 1987ء.

82- ابو يعلي، احمد بن علي بن مثني بن يحيي بن عيسي بن هلال موصلي تميمي (210.307هـ / 825.919ء). المسند. دمشق، شام: دار المأمون للتراث، 1404هـ / 1984ء.

83- ابو يعلي، احمد بن علي بن مثني بن يحيي بن عيسي بن هلال موصلي تميمي (210. 307هـ / 825.919ء). المعجم. فيصل آباد، پاكستان: إدارة العلوم الأثريه، 1407هـ.

فہرست

حرف آغاز 5

الہآیات القرآنیہ 7

الاحادیث النبویۃ 9

مصادر التخریج 32